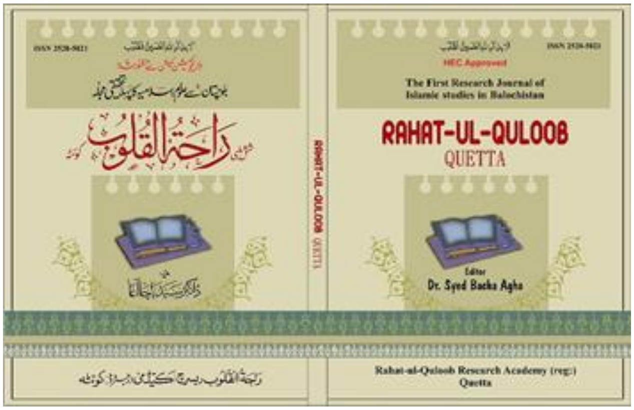


OPEN ACCESS

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

CC BY

**RAHAT-UL-QULOOB**

Bi-Annual, Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN: (P) 2025-5021. (E) 2521-2869

Project of **RAHATULQULOOB RESEARCH ACADEMY,**

Jamiat road, Khiljiabad, near Pak-Turk School, link Spini road, Quetta, Pakistan.

Website: www.rahatulquloob.com

Approved by Higher Education Commission Pakistan

Indexing: » Australian Islamic Library, IRI (AIOU), Tahqeeqat, Asian Research Index, Crossref, Euro pub, MIAR, ISI, SIS.

## TOPIC

# حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی عبادات سے متعلق مرویات کا منتخب کتب حدیث سے موضوعاتی جائزہ

# A Thematic Study of Hazrat Umm e Salama's Narrations Regarding the Practices of Religious Obligations from Selected Books of Hadith

***AUTHOR***

1. Bibi Sitara, M.Phil Scholar, Islamic Studies Department, Sardar Bahdur Khan Women's University, Quetta, Pakistan
2. Dr. Nosheen Zaheer, Associate Professor, Islamic Studies Department, Sardar Bahdur Khan Women's University Quetta, Pakistan

**How to Cite:** BiBi Sitara, & Dr. Nosheen Zaheer. (2023). URDU: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی عبادات سے متعلق مرویات کا منتخب کتب حدیث سے موضوعاتی جائزہ: A Thematic Study of Hazrat Umm e Salama's Narrations Regarding the Practices of Religious Obligations from Selected Books of Hadith. *Rahat-Ul-Quloob*, *7*(1), 15-28. https://doi.org/10.51411/rahat.7.1.2023/440

http://rahatulquloob.com/index.php/rahat/article/view/440

Vol. 7, No.1 || Jan–Jun 2023 || URDU-Page. 15-28

Published online: 08-02-2023

# حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی عبادات سے متعلق مرویات کا منتخب کتب حدیث سے موضوعاتی جائزہ

# A Thematic Study of Hazrat Umm e Salama's Narrations Regarding the Practices of Religious Obligations from Selected Books of Hadith

بی بی ستارہ[1] نوشین ظہیر[2]

## ABSTRACT

Ahadith Mubaraka are the basic source of Islamic religious guidance after Quran. These ahadith are narrated by different narrators The present study aims to explore the narration of umulm mominen Hazrat umm e Salma (R. A.) on the topic of Islamic worship from the Sehai Sita (six authentic books of ahadith) and Mishkawat Shareef. These ahadith cover the topic of Prophet Muhammad (P.B.U.H.) Salah, place of women worship, fiqahi masail regarding female menstruation, fasting, zakat, Hajj and sacrifices in the month of zil hajj.

**Key words:** Hazrat Umme Salma (R.A.), Salah, Fasting, Zakat, Hajj, Sacrifice

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت 596ء میں ہوئی آپ کا اصل نام ہند اور کنیت ام سلمہ تھی۔ والد کا نام ابو امیہ (سہیل یا حذیفہ) بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم بن لقیط بن کعب تھا۔ آپ قبیلہ بنو مخزوم کے سردار تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام عاتکہ بنت عامر بن ربیعہ بن مالک بن خذیمہ بن علقمہ بن جزل الطعان بن فعاس بن غنم بن مالک بن کنانہ ہے۔ آپ کا نکاح نبی کریم ﷺ سے شوال 4 ھجری (مارچ 625ء) میں مدینہ منورہ میں ہوا۔ نکاح کے وقت آپ کی عمر سے متعلق اختلاف ہے۔ ایک روایت کے مطابق آپ کی عمر 26 سال، دوسری کے مطابق 29 سال اور تیسری کے مطابق 35 سال تھی اور آپ ﷺ کی عمر مبارک 56 سال تھی۔ آپ ﷺ کے حق زوجیت میں آنے سے پہلے آپ کا نکاح تیرہ سال کی عمر میں آپ کے چچازاد بھائی ابو سلمہ بن عبدالاسد مخزومی سے ہوا ابو سلمہ غزوہ احد میں زخمی ہوئے اور چند ماہ بعد جمادی الثانی 4 ھجری میں وفات پاگئے۔ حضرت ابو سلمہ سے ام سلمہ کے چار بچے تھے دو بیٹے (سلمہ اور عمر) اور دو بیٹیاں (درہ یا رقیہ اور زینب)۔[1]

حضرت ام سلمہؓ با کمال عورت تھی۔ آپ ﷺ کے ارشادات کو بہت غور سے سنتی تھیں انھیں یاد رکھتیں اور آپ ﷺ سے ان کے متعلق استفسار کرتیں۔ آپ احادیث نبوی کا مخزن تھیں بہت سے صحابہ کرام اور تابعین نے آپ سے علم حدیث حاصل کیا حتیٰ کہ سیدہ عائشہ، حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ آپ کے شاگردوں میں شامل ہیں۔ کتب آحادیث کی بے شمار احادیث ایسے واقعات کی طرف اشارہ کرتی ہیں جن سے سیدہ ام سلمہ کے قرآنی احکامات اور احادیث مبارکہ کے فہم مسائل اور علمی بصیرت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اس کی ایک مثال صلح حدیبیہ کے وقت نبی کریم ﷺ کا کفار کی تمام شرائط مصلحتاً قبول کرنے سے اصحاب رسول کا بہت دکھی ہونا اور نبی کریم ﷺ کے حکم کے باوجود قربانی کے جانوروں کا نہ ذبح کرنا اور سر نہ منڈوانا شامل ہے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ جب کسی صحابی نے آپ ﷺ کے بارہا کہنے پر نبی کریم ﷺ کے حکم کی تکمیل نہ کی۔ آپ ﷺ اس پر رنجیدہ ہوئے اور خیمے میں حضرت ام سلمہ کے پاس چلے گئے اور ان کے دریافت

کرنے پر انہیں سارا ماجرہ بتایا اس پر ام سلمہ نے عرض کی "یارسول اللہ آپ سب سے پہلے اپنا جانور ذبح کریں اور سر منڈوائیں" آپ ﷺ نے ایسے ہی کیا اور آپ ﷺ کو دیکھ کر تمام صحابہ نے آپ ﷺ کے عمل کی پیروی کی۔[2]

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے مختلف موضوعات پر احادیث مبارکہ مروی ہیں جو موضوعاتی لحاظ سے تفسیر قرآن، عبادات، سیرت طیبہ اور فقہی مسائل سے متعلق ہیں۔ زیر تحقیق ریسرچ ارٹیکل میں نبی کریم ﷺ کی عبادات سے متعلق احادیث پر روشنی ڈالی جائے گی۔

**نماز کے متعلق احادیث**

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے نبی کریم ﷺ کی نماز میں کیفیت، قرات اور طریقہ کار سے متعلق حدیث مروی ہے:

عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهُ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ رضي الله عنها زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَلَاتِهِ فَقَالَتْ مَا لَكُمْ وَصَلَاتَهُ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى حَتَّى يُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔[3]

ترجمہ: یعلیٰ بن مملک سے روایت ہے انہوں نے ام المومنین ام سلمہؓ سے نبی کریم ﷺ کی نماز اور قرات کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا تمہارا اور آپؐ کی نماز کا کیا جوڑ آپؐ نماز پڑھتے تھے پھر اتنی دیر سوتے تھے جتنی دیر نماز پڑھتے ہوتے پھر نماز پڑھتے تھے اسی قدر جتنی دیر سوئے ہوئے ہوتے پھر اتنے دیر سوتے تھے جتنی دیر نماز پڑھے ہوتے یہاں تک کہ آپ صبح کرتے پھر انہوں نے آپ کی قرات کی کیفیت بیان کی اور انہوں نے اس کیفیت کو واضح طور پر ایک ایک حرف حرف کر کے بیان کیا۔

آپ فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ چٹائی پر نماز ادا کیا کرتے تھے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ۔[4]

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ چٹائی پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

یہ مصلیٰ حضرت ام سلمہ کے حجرے مبارک میں اس طرح بچھا تھا کہ جب بنی کریم ﷺ نماز ادا کرتے تو حضرت سلمہ کا بستر نبی کریم ﷺ کے سامنے پڑا ہوتا تھا۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ كَانَ فِرَاشُهَا حِيَالَ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔[5]

ترجمہ: ام المومنین ام سلمہؓ کہتی ہے کہ ان کا بستر ارسول اللہ ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ کے سامنے رہتا تھا۔

آپ مزید فرماتی ہیں کہ: كَانَ يُفْرَشُ لِي حِيَالَ مُصَلَّى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ يُصَلِّي وَاَنَا حِيَالُهُ (میرا بستر نبی کریم ﷺ کے مصلی کے بالکل سامنے بچھا ہوا ہوتا تھا اور میں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے لیٹی ہوتی تھی اور نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے)[6]

حضرت ام سلمہ لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے ظہر اور عصر کی نماز کی ادائیگی میں نبی کریم ﷺ کی سنت مبارکہ کا مفصل بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَدَّ تَعْجِيلًا لِّلْعَصْرِ مِنْهُ (آپ ﷺ ظہر کی نماز گرمی کے علاوہ دوسرے موسموں میں تم سے بہت زیادہ جلدی پڑھتے تھے اور تم عصر کی نماز پڑھنے میں رسول ﷺ سے زیادہ جلدی کرتے ہو)[7]

اسی موضوع سے متعلق موسم کی تخصیص کے بغیر ایک حدیث بھی حضرت ام سلمہ سے مروی ہے آپ فرماتی: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَشَدَّ تَعْجِیْلًا لِلظُّھْرِ مِنْکُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِیْلًا لِلْعَصْرِ مِنْہُ(کہ رسول اللہ ﷺ ظہر میں تم لوگوں سے زیادہ جلدی کرتے تھے اور تم لوگ عصر میں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ جلدی کرتے ہو)[8]

نمازوں کے اوقات کے ساتھ ساتھ حضرت ام سلمہ سے عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے کی ممانعت کے حوالے سے احادیث مروی ہیں: ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَۃَ وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَزْھَرَ رضی اللہ عنہ اَرْسَلُوْہُ اِلٰی عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا فَقَالُوْا اقْرَاْ عَلَیْھَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِیْعًا وَسَلْھَا عَنِ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ صَلَاۃِ الْعَصْرِ وَقُلْ لَھَا اِنَّا اُخْبِرْنَا اَنَّکِ تُصَلِّیْنَھُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَھٰی عَنْھَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَکُنْتُ اَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْھَا فَقَالَ کُرَیْبٌ فَدَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا فَبَلَّغْتُھَا مَا اَرْسَلُوْنِیْ فَقَالَتْ سَلْ اُمَّ سَلَمَۃَ رضی اللہ عنہا فَخَرَجْتُ اِلَیْھِمْ فَاَخْبَرْتُھُمْ بِقَوْلِھَا فَرَدُّوْنِیْ اِلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ بِمِثْلِ مَا اَرْسَلُوْنِیْ بِہٖ اِلٰی عَائِشَۃَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ رضی اللہ عنہا سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَنْھٰی عَنْھَا ثُمَّ رَاَیْتُہٗ یُصَلِّیْھِمَا حِیْنَ صَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَیَّ وَعِنْدِیْ نِسْوَۃٌ مِنْ بَنِیْ حَرَامٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَرْسَلْتُ اِلَیْہِ الْجَارِیَۃَ فَقُلْتُ قُوْمِیْ بِجَنْبِہٖ فَقُوْلِیْ لَہٗ تَقُوْلُ لَکَ اُمُّ سَلَمَۃَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ سَمِعْتُکَ تَنْھٰی عَنْ ھَاتَیْنِ وَاَرَاکَ تُصَلِّیْھِمَا فَاِنْ اَشَارَ بِیَدِہٖ فَاسْتَاْخِرِیْ عَنْہُ فَفَعَلَتِ الْجَارِیَۃُ فَاَشَارَ بِیَدِہٖ فَاسْتَاْخَرَتْ عَنْہُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ یَا بِنْتَ اَبِیْ اُمَیَّۃَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاِنَّہٗ اَتَانِیْ نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَیْسِ فَشَغَلُوْنِیْ عَنِ الرَّکْعَتَیْنِ اللَّتَیْنِ بَعْدَ الظُّھْرِ فَھُمَا ھَاتَانِ۔[9]

ترجمہ: ابن عباس مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمٰن بن ازہرؓ نے انہیں عائشہؓ کی خدمت میں بھیجا اور کہا عائشہؓ سے ہم سب کا سلام کہنا اور اس کے بعد عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے بارے میں دریافت کرنا انہیں یہ بھی بتادینا کہ ہمیں خبر ہوئی ہے کہ آپ یہ دو رکعتیں پڑھتی ہیں۔ حلانکہ ہمیں نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث پہنچی ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے ان دو رکعتوں سے منع کیا ہے۔ اور ابن عباسؓ نے کہا کہ میں نے عمر بن خطابؓ کے ساتھ ان رکعتوں کے پڑھنے پر لوگوں کو مارا بھی تھا۔ کریب نے بیان کیا کہ میں عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پیغام پہنچا یا۔ اس کا جواب آپ نے یہ دیا کہ ام سلمہؓ سے اس کے متعلق دریافت کر چنانچہ میں ان حضرات کی خدمت میں واپس ہوا اور عائشہؓ کی گفتگو نقل کردی انہوں نے مجھے ام سلمہؓ کی خدمت میں بھیجا انہیں پیغامات کے ساتھ جن کے ساتھ عائشہؓ کے یہاں بھیجا تھا۔ ام سلمہؓ نے جواب دیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ عصر کے بعد نماز پڑھنے سے روکتے تھے لیکن ایک دن میں نے دیکھا کہ عصر کے بعد آپ ﷺ خود یہ دو رکعتیں پڑھ رہے ہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ میرے گھر تشریف لائے۔ میرے پاس انصار کے قبیلہ بنو حرام کی چند عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ اس لیے میں نے ایک باندی کو آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ میں نے اس سے کہ دیا کہ وہ آپ ﷺ کے بازو میں ہو کر یہ پوچھے کہ ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ آپ تو ان دو رکعتوں سے منع کیا کرتے تھے حلانکہ میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ ﷺ خود انہیں پڑھتے ہیں۔ اگر آپ ﷺ ہاتھ سے اشارہ کریں تو تم پیچھے ہٹ جانا۔ پھر جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو آپ نے ام سلمہؓ سے فرمایا کہ اے ابو امیہ کی بیٹی تم نے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے متعلق پوچھا بات یہ ہے کہ میرے پاس عبد القیس کے کچھ لوگ آگئے تھے اور ان کے ساتھ بات کرنے میں ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا تھا سو یہ وہی دو رکعت ہیں۔

مندرجہ بالا حدیث اختصار کے ساتھ حضرت ام سلمہ سے مروی ہے:

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ مَا كُنْتُ تُصَلِّيْهَا قَالَ قَدِمَ وَفْدُ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَحَبَسُوْنِيْ عَنْ رَكْعَتَيْنِ كُنْتُ اَرْكَعُهُمَا بَعْدَ الظُّهْرِ۔[10]

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ عصر کی نماز کے بعد میرے پاس آئے تو دو رکعتیں پڑھیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس سے پہلے تو آپ یہ نماز نہیں پڑھتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا دراصل بنو تمیم کا وفد آگیا تھا جس کی وجہ سے ظہر کے بعد کی جو دو رکعتیں میں پڑھتا تھا وہ رہ گئی تھی۔

نماز وتر کے متعلق بھی حضرت ام سلمہ سے روایات مروی ہیں جن میں وتر کی مختلف تعداد موجود ہے۔ پہلی روایت میں آپ وتر کی تعداد تیرہ فرماتی ہیں:

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ۔[11]

ترجمہ: ام المومنین ام سلمہؓ کہتی ہے نبی کریم ﷺ وتر تیرہ رکعت پڑھتے تھے لیکن جب آپ ﷺ عمر رسیدہ اور کمزور ہو گئے تو سات رکعت پڑھنے لگے۔

دوسری روایت میں آپ فرماتی ہیں کہ نبی کریم وتر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے:

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ .قَالَ اَبُوْ عِيْسَى وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هَذَا عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ وَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا وَغَيْرِ وَاحِدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔[12]

ترجمہ: ام المومنین ام سلمہؓ کہتی ہے کہ نبی کریم ﷺ وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے. امام ترمذی کہتے ہیں ابو امامہ عائشہؓ اور دیگر کئی لوگوں سے بھی نبی کریم ﷺ سے اسی طرح مروی ہے۔

تیسری روایت میں حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم پانچ یا سات رکعتوں پر وتر پڑھتے تھے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوتِرُ بِسَبْعٍ وَبِخَمْسٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ وَلَا بِكَلَامٍ۔[13]

ترجمہ: حضرت ام سلمہ مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سات یا پانچ رکعتوں پر وتر پڑھتے تھے اور ان کے درمیان سلام یا کلام کسی طرح بھی نہیں فرماتے تھے۔

حضرت ام سلمہ نبی کریم ﷺ کے قرب وصال کے وقت میں نبی کریم ﷺ کے نماز نہ ترک کرنے بلکہ حالت بیماری میں بھی بیٹھ کر نماز ادا کرنے کی سنت کو یوں بیان فرماتی ہیں:

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ مَا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى كَانَ اَكْثَرَ صَلَاتِهِ جَالِسًا۔[14]

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کا جس وقت وصال ہوا تو آپ ﷺ کی اکثر نمازیں بیٹھ کر ہوتی تھیں۔

اور آپ ﷺ کی آخری وصیت بھی حقوق اللہ (نماز کی پابندی) اور حقوق العباد کی ادائیگی سے متعلق تھی۔ آپ فرماتی ہیں:

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ كَانَ مِنْ آخِرِ وَصِيَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ حَتَّى جَعَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يُلَجْلِجُهَا فِي صَدْرِهِ وَمَا يَفِيصُ بِهَا لِسَانُهُ۔[15]

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی آخری وصیت یہ تھی کہ نماز کا خیال رکھنا اور اپنے غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کرنا یہی کہتے کہتے نبی کریم ﷺ کا سینہ مبارک کھڑ کھڑانے اور زبان رکنے لگی۔

حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ اگر عشاء اور رات کا کھانا اکٹھا ہو جائے تو نبی کریم ﷺ کے ارشاد کے مطابق پہلے کھانا کھالیں اور پھر نماز پڑھیں۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ۔[16]

ترجمہ: ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب رات کا کھانا اور نماز کا وقت جمع ہو جائیں تو پہلے کھانا کھالیا کرو۔

حضرت ام سلمہ سے تہجد کے وقت نبی کریم ﷺ کے امہات المومنین کو عبادت میں مشغول ہونے سے متعلق احادیث ملتی ہیں۔ پہلی روایت میں ہے

اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اَنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ يُرِيْدُ بِهِ اَزْوَاجَهُ حَتَّى يُصَلِّيْنَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ۔[17]

ترجمہ: ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ رات میں بیدار ہوئے اور فرمایا سبحان اللہ اللہ کی رحمت کے کتنے خزانے آج نازل کئے گئے ہیں اور کس طرح کے فتنے بھی اتارے گئے ہیں۔ کون ہی۔ جو ان حجرہ والیوں کو جگائے۔ نبی کریم ﷺ کی مراد ازواج مطہرات سے تھی تاکہ وہ نماز پڑھ لیں کیونک ہ بہت سی دنیا میں کپڑے پہننے والیاں آخرت میں ننگی ہوں گی۔

سنن ترمذی میں دوسری روایت ہے:

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتِ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً فَزِعًا يَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يُرِيْدُ اَزْوَاجَهُ لِكَيْ يُصَلِّيْنَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ۔[18]

ترجمہ: ام المومنین ام سلمہؓ فرماتی ہے کہ ایک روز رات کو آپ ﷺ گھبرا کر یہ کہتے ہوئے بیدار ہو گئے کہ سبحان اللہ آج کی رات کس قدر خزانے اتارے گئے ہیں اور کس قدر فتنے نازل کئے گئے ہیں ہے کوئی جو ان حجرے والیوں کو اٹھادے آپ ﷺ کی مراد ازواج مطہرات سے تھی کہ وہ اٹھ کر نماز پڑھیں تاکہ رحمت الٰہی حاصل کر سکیں اور عذاب وفتنوں سے بچ سکیں کیونکہ اکثر عورتیں دنیا میں تو کپڑے پہننے والی ہیں لیکن آخرت میں ننگی ہوں گی۔

عورت کے پردہ وحیاء کے پیش نظر عورت کے لیے اپنے گھر میں نماز پڑھنے کو مسجد میں نماز پڑھنے پر مقدم رکھا گیا ہے:

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ خَيْرُ مَسَاجِدِ النِّسَاءِ قَعْرُ بُيُوْتِهِنَّ۔[19]

ترجمہ: ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا عورتوں کی سب سے بہترین مسجد ان کے گھر کا آخری کمرہ ہے۔

اور جب دورِ رسالت میں خواتین نماز پڑھنے مسجد جاتیں تب نبی کریم ﷺ اس بات کا اہتمام فرماتے کے خواتین پہلے مسجد سے رخصت ہو جائیں اور پھر صحابہ اکرام تشریف لے کر جائیں۔ حضرت ام سلمہ روایت کرتیں ہیں:

أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِيْنَ يَقْضِيْ تَسْلِيْمَهُ وَمَكَثَ يَسِيْرًا قَبْلَ اَنْ يَقُوْمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأُرَى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّ مُكْثَهُ لِكَيْ يَنْفُذَ النِّسَاءُ قَبْلَ اَنْ يُدْرِكَهُنَّ مَنِ انْصَرَفَ مِنَ الْقَوْمِ۔[20]

ترجمہ: ام المومنین ام سلمہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو سلام کے ختم ہوتے ہی عورتیں کھڑی ہو جاتیں باہر آنے کے لیے اور آپ ﷺ کھڑے ہونے سے پہلے تھوڑی دیر ٹھرے رہتے تھے۔ ابن شہاب نے کہا میں سمجھتا ہوں اور پورا علم تو اللہ ہی کو ہے آپ ﷺ اس لیے ٹھر جاتے تھے کہ عورتیں جلدی چلی جائیں اور مرد نماز سے فارغ ہو کر ان کو نہ پائیں۔

آپ ایک اور روایت بیان کرتی ہیں: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ النِّسَاءَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُنَّ اِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ صَلّٰى مِنَ الرِّجَالِ مَاشَآءَ اللّٰهُ فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَامَ الرِّجَالُ۔[21]

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہے کہ آپ ﷺ کے زمانہ مبارک میں عورتیں جب مردوں کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھتی تھیں تو فرض نماز کا سلام پھیر کر فوراً اٹھ جاتی تھیں اور اپنے گھروں کو چلی جاتی تھیں اور آپ ﷺ اور مردوں میں سے جو لوگ نماز میں شامل ہوتے تھے جتنی دیر اللہ کو منظور ہوتا بیٹھے رہتے تھے پھر جب آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے سب اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے تھے۔

عورتوں کے مخصوص مسائل سے متعلق امہات المومنین نبی کریم ﷺ سے استفسار فرماتیں تھیں ان مسائل سے متعلق کچھ آحادیث حضرت ام سلمہ سے مروی ہیں۔ حضرت ام سلمہ نے نبی کریم ﷺ سے عورت کے صرف تہبند میں نماز پڑھنے کا مسلہ دریافت کیا۔

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتُصَلِّي الْمَرْاَةُ فِيْ دِرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا اِزَارٌ قَالَ اِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّي ظُهُوْرَ قَدَمَيْهَا۔[22]

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ کہتی ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ اگر عورت کے پاس تہبند نہ ہو اور وہ صرف دوپٹہ اور کرتہ میں نماز پڑھ لے تو اس کی نماز ہو جائے گی یا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا ہاں ہو جائے گی بشرطیکہ کرتہ اتنا لمبا ہو کہ اس سے اس کے پاؤں کی پشت چھپ جاتی ہو۔

اسی طرح حضرت فاطمہ بنت جیش نے نبی کریم ﷺ سے حیض سے متعلق مسلہ دریافت کیا حضرت ام سلمہ روایت بیان فرماتی ہیں:

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ بِالْحَيْضِ اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ لِتَقْعُدْ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ لِتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ وَلْتُصَلِّ۔[23]

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت فاطمہ بنت جیشؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میرا خون ہمیشہ جاری رہتا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ حیض نہیں ہے وہ تو کسی رگ کا خون ہو گا تمہیں چاہئے کہ اپنے ایام کا اندازہ کر کے بیٹھ جایا کرو پھر غسل کر کے کپڑا باندھ لیا کرو اور نماز پڑھا کرو۔

حضرت ام سلمہ عورتوں سے متعلق ایک اور حدیث روایت کرتی ہیں:

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي حُجْرَةِ اُمِّ سَلَمَةَ فَمَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ اَوْ عُمَرَ فَقَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا قَالَ فَرَجَعَ قَالَ فَمَرَّتْ ابْنَةُ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا فَقَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا قَالَ فَمَضَتْ فَلَمَّا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هُنَّ اَغْلَبُ ۔[24]

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ ان کے حجرے میں نماز پڑھ رہے تھے کہ سامنے سے عبد اللہ یا عمر گزرنے لگے نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے انہیں اشارہ کیا تو وہ پیچھے ہٹ گئے پھر حضرت ام سلمہؓ کی بیٹی گزرنے لگی تو آپ ﷺ نے اسے بھی روکا لیکن وہ آگے سے گذر گئی نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ نے فرمایا عورتیں غالب آجاتی ہیں۔

عورتوں کے مخصوص مسائل کے ساتھ حضرت ام سلمہ ایک روایت بیان کرتی ہیں جس میں نبی کریم ﷺ نے ایک غلام کے دوران نماز عمل کی تردید فرمائی:

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ رَاَى النَّبِيُّ ﷺ غُلَامًا لَنَا يُقَالُ لَهُ اَفْلَحُ اِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ يَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَكَ ۔[25]

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہے کہ آپ ﷺ نے ہمارے ایک غلام جسکا نام افلح تھا دیکھا کہ وہ جب سجدہ کرتا ہے تو سجدے کی جگہ کو صاف کرنے کے لئے پھونک مارتا ہے تاکہ منہ خاک آلود نہ ہو جائے آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ افلح اپنے منہ پر مٹی لگنے دو۔

**روزے کے بارے میں احادیث**

نماز کی طرح حضرت ام سلمہ روزوں سے متعلق نبی کریم ﷺ کی سنت طیبہ بیان فرماتی ہیں آپ نہ صرف نبی کریم ﷺ کے ہفتہ اور اتوار کے روز روزہ رکھنے کے معمول کو بیان کرتی ہیں بلکہ اس میں موجود اسرار کو جو انھیں نبی کریم ﷺ سے معلوم ہوا اس پر بھی روشنی ڈالتی ہیں: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ اَكْثَرَ مَا يَصُوْمُ مِنَ الْاَيَّامِ وَيَقُوْلُ اِنَّهُمَا يَوْمَا عِيْدٍ لِّلْمُشْرِكِيْنَ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اُخَالِفَهُمْ ۔[26]

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہے کہ آپ ﷺ دوسرے دنوں میں روزہ رکھنے کی بہ نسبت ہفتہ واتوار کے دن زیادہ روزہ رکھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ دو دن مشرکین کے لئے عید ہیں کہ جن میں وہ روزہ نہیں رکھتے لہٰذا میں اسے پسند کرتا ہوں کہ میں ان دنوں میں روزہ رکھ کر ان کی مخالفت کروں۔

آپ مزید فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی سنت طیبہ صرف شعبان اور رمضان کے دو مہینے لگاتار روزے رکھنے کی تھی۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ. قَالَ اَبُوْ عِيْسَى حَدِيْثُ اُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ ۔[27]

ترجمہ: ام المومنین ام سلمہؓ کہتی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو لگاتار دو مہینوں کے روزے رکھتے نہیں دیکھا سوائے شعبان اور رمضان کے، امام ترمذی کہتے ہے ام سلمہؓ کی حدیث حسن ہے۔

امھات المومنین حضرت ام سلمہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنھما سے نبی کریم ﷺ کے غسل جنابت کے بعد روزہ رکھنے کے بارے میں فرماتی:

عَنْ عَائِشَةُ وَ أُمُّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجَا النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فَيَصُوْمُ قَالَ أَبُوْ عِيْسَى حَدِيْثُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا وَأُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔[28]

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہؓ اور ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو فجر پالیتے اور اپنی بیویوں سے صحبت کی وجہ سے حالت جنابت میں ہوتے پھر آپ ﷺ غسل فرماتے اور روزہ رکھتے تھے۔

اسی مسئلہ سے متعلق ایک اور حدیث موجود ہے: عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَدْرَكَهُ الصُّبْحُ جُنُبًا فَلَا صَوْمَ لَهُ قَالَ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبِيْ فَدَخَلْنَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا وَعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَسَأَلْنَا هُمَا عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَتَانَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُوْمُ فَلَقِيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَحَدَّثَهُ أَبِيْ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَهُنَّ أَعْلَمُ ۔[29]

ترجمہ: ابو بکر کہتے ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص کی صبح وجوب غسل کی حالت میں ہو اس کا روزہ نہیں ہوتا کچھ عرصے بعد میں اپنے والد کے ساتھ حضرت ام سلمہؓ اور حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ اختیار طور پر وجوب غسل کی حالت میں صبح کر لیتے اور روزہ رکھ لیتے پھر ہم حضرت ابو ہریرہؓ سے ملے تو میرے والد صاحب نے ان سے یہ حدیث بیان کی ان کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور وہ کہنے لگے کہ مجھے یہ حدیث فضل بن عباسؓ نے بتائی تھی البتہ ازواج مطہراتؓ اسے زیادہ جانتی ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت ام سلمہ کو مہینے میں تین روزے رکھنے کا حکم دیا جس کی تفصیل حضرت ام سلمہ یوں بیان کرتی ہیں:

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنِيْ أَنْ أَصُوْمَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلُهَا الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسُ۔

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہے کہ آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں مہینہ میں تین روزے رکھوں اور ان کی ابتدا پیر یا جمرات سے کرو۔[30]

ایک اور روایت ہیں ہے: عَنْ هُنَيْدَةَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا فَسَأَلْتُهَا عَنِ الصِّيَامِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنِيْ أَنْ أَصُوْمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلُهَا الْاِثْنَيْنِ وَالْجُمُعَةَ وَالْخَمِيْسُ ۔[31]

ترجمہ: ہنیدہ کی والدہ کہتی ہے کہ میں ایک مرتبہ حضرت ام سلمہؓ کے پاس حاضر ہوئی اور ان سے روزے کے حوالے سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مجھے ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کا حکم دیتے تھے جن میں سے پہلا روزہ پیر کے دن ہوتا تھا پھر جمرات اور جمعہ کا۔

## زکوۃ کے متعلق مرویات

ام المومنین حضرت ام سلمہ کی ملکیت میں ایک سونے کا زیور تھا جسے آپ زیب وزینت کے لئے استعمال فرماتی تھی اس زیور کی زکوۃ سے متعلق ام سلمہ سے احادیث مبارکہ مروی ہیں پہلی حدیث میں آپ نبی کریم ﷺ سے استفسار فرمارہی ہیں کہ کیا اس زیور کی حیثیت جمع شدہ مال جیسی ہو گی۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کُنْتُ اَلْبَسُ اَوْضَاحًا مِنْ ذَھَبٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَکَنْزٌ ھُوَ فَقَالَ مَابَلَغَ اَنْ یُوَدِیْ زَکَاتَہُ فَزَکِّیَ فَلَیْسَ بِکَنْزٍ۔[32]

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہے کہ میں سونے کا وضح جو ایک زیور کا نام ہے پہنا کرتی تھی ایک دن میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا اس کا شمار بھی جمع کرنے میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا جو چیز اتنی مقدار میں ہو کہ اس کی زکوۃ ادا کی جائے یعنی حد نصاب کو پہنچتی ہو تو زکوۃ ادا کرنے کے بعد اس کا شمار جمع کرنے میں نہیں ہوتا۔

دوسری حدیث میں نبی کریم ﷺ حضرت ام سلمہ کو اس زیور کو چاندی اور زعفران کیساتھ خلط ملط کرنے کی تلقین فرمائی۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَتْ جَعَلْتُ شَعَائِرَ مِنْ ذَھَبٍ فِیْ رَقَبَتِھَا فَدَخَلَ النَّبِیُّ ﷺ فَاَعْرَضَ عِنْھَا فَقُلْتُ اَلَا تَنْظُرُ اِلَی زِیْنَتِھَا فَقَالَ عَنْ زِیْنَتِكَ اُعْرِضُ قَالَ زَعَمُوْا اَنَّہُ قَالَ مَا ضَرَّ اِحْدَاکُنَّ لَوْ جَعَلَتْ خُرْصًا مِنْ وَرَقٍ ثُمَّ جَعَلَتْہُ بِزَعْفِرَانٍ۔[33]

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ کہتی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے اپنے گلے میں سونے کا ہار لٹکالیا نبی کریم ﷺ ان کے یہاں گئے تو ان سے اعراض فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ آپ اس زیب وزینت کو نہیں دیکھ رہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں تمہاری زینت ہی سے تو اعراض کر رہا ہوں پھر فرمایا تم اسے چاندی کے ساتھ کیوں نہیں ملاتیں پھر اسے زعفران کے ساتھ خلط ملط کرلیا کرو جس سے وہ چاندی بھی سونے کی طرح ہو جائے گی۔

تیسری حدیث میں متقی حضرت ام سلمہ نے اس زیور کے بدلے آخرت میں آگ کر بنے زیور پہننے کے خوف سے اس زیور کا ستعمال ترک کر دیا۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ لَبِسْتُ قِلَادَۃً فِیْھَا شَعَرَاتٌ مِنْ ذَھَبٍ قَالَتْ فَرَاٰھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَاَعْرَضَ عَنِّیْ فَقَالَ مَا یُؤَمِّنُكِ اَنْ یُقَلِّدَكِ اللّٰہُ مَکَانَھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شَعَرَاتٍ مِنْ نَارٍ قَالَتْ فَنَزَعْتُھَا۔[34]

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ سی مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے ایک ہار پہن لیا جس میں سونے کی دھاریاں بنی ہوئی تھیں نبی کریم ﷺ نے اسے دیکھ کر مجھ سے اعراض کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہیں اس بات سے کس نے بے خوف کر دیا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن اس کی جگہ آگ کی دھاریاں نہیں پہنائے گا چنانچہ میں نے اسے اتار دیا۔

زکوۃ کے نصاب کے متعلق ایک شخص نے آپ ﷺ سے سوال کیا حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں:

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ بَیْتِیْ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَا صَدَقَۃُ کَذَا وَکَذَا قَالَ کَذَا وَکَذَا قَالَ فَاِنَّ فُلَانًا تَعَدَّی عَلَیَّ قَالَ فَنْظُرُوْہُ فَوَجَدُوْہُ قَدْ تَعَدّٰی عَلَیْہِ بِصَاعٍ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ فَکَیْفَ بِکُمْ اِذَا سَعٰی مَنْ یَتَعَدّٰی عَلَیْکُمْ اَشَدَّ مِنْ ھَذَا التَّعَدِّی[35]

ترجمہ: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ میرے گھر میں تھے کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ ﷺ اتنے مال پر کتنی زکوۃ واجب ہوتی ہے نبی کریم ﷺ نے اس کی مقدار بتادی اس نے کہا فلاں آدمی نے مجھ پر زیادتی کی ہے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس پر ایک صاع کے برابر زیادتی ہوئی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسوقت تمہارا کیا بنے گا جب کہ تم پر اس سے زیادتی کی جائے گی۔

**حج کا بیان**

حج کی فضیلت بیان کرتے ہوئے حضرت ام سلمہ نبی کریم کی حدیث مبارکہ پیش کرتی ہیں کہ ہر کمزور کیلئے حج جہاد کا درجہ رکھتا ہے:

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْحَجُّ جِهَادُ كُلِّ ضَعِيْفٍ۔[36]

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حج ہر کمزور کا جہاد ہے۔

آپ مزید فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اخلاص دل سے حج یا عمرہ کے لیے احرام باندھنے والے کو جنت کی بشارت دی ہے:

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ اَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔[37]

ترجمہ: ام المومنین ام سلمہؓ کہتی ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص حج یا عمرہ کے لئے مسجد اقصیٰ ہی سے احرام باندھ کر چلے تو اس کے وہ تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے جو اس نے پہلے کئے ہوں گے اور جو بعد میں کرے گا یا فرمایا کہ اس شخص کے لئے ابتداء ہی میں جنت واجب ہو جائے گی۔

حضرت ام سلمہ سائل کے حج ار عمرہ کی ترتیب کے حوالے سے استفسار پر سائل کو جواب میں نبی کریم ﷺ کی اہل بیعت کو دیئے گئے حکم کے ذریعے تشفی فرماتی ہیں:

عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ اَسْلَمَ اَنَّهُ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ مَوَالِيَّ فَدَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ اَعْتَمِرُ قَبْلَ اَنْ اَحُجَّ قَالَتْ اِنْ شِئْتَ اعْتَمِرْ قَبْلَ اَنْ تَحُجَّ وَاِنْ شِئْتَ بَعْدَ اَنْ تَحُجَّ قَالَ فَقُلْتُ اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَنْ كَانَ صَرُوْرَةً فَلَا يَصْلُحُ اَنْ يَعْتَمِرَ قَبْلَ اَنْ يَحُجَّ قَالَ فَسَاَلْتُ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ فَرَجَعْتُ اِلَيْهَا فَاَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِنَّ قَالَ فَقَالَتْ نَعَمْ وَاَشْفِيْكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَهِلُّوْا يَا آلَ مُحَمَّدٍ بِعُمْرَةٍ فِيْ حَجٍّ۔[38]

ترجمہ: ابو عمران اسلم کہتے ہے کہ ایک مرتبہ میں اپنے مالکوں کے ساتھ حج کے لئے گیا میں نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کیا میں حج سے پہلے عمرہ کر سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا حج سے پہلے عمرہ کرنا چاہو تو حج سے پہلے کر لو اور بعد میں کرنا چاہو تو بعد میں کر لو میں نے عرض کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جس شخص نے حج نہ کیا ہو۔ اس کے لئے حج سے پہلے عمرہ کرنا صحیح نہیں ہے؟ پھر میں نے دیگر امہات المومنین سے یہی مسلہ پوچھا تو انہوں نے بھی یہ جواب دیا چنانچہ میں حضرت ام سلمہؓ کے پاس واپس آیا اور انہیں ان کا جواب بتایا انہوں نے فرمایا اچھا میں تمہاری تشفی کر دیتی ہوں میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے آل محمد ﷺ حج کے ساتھ عمرے کا احرام باندھ لو۔

حضرت ام سلمہ سے طواف زیارت سے متعلق بھی حدیث مروی ہیں کس میں رسالت مآب صحابہ اکرام سے فرمار ہیں ہیں کہ اس دن جب تم جمرات کی رمی کر چکو تو عورتوں کے علاوہ ہر وہ چیز جو تم پر حرام کی گئی تھی حلال ہو جاتی ہے لیکن اگر شام تک تم طواف زیارت نہ کر سکو تو تم اسی طرح محرم بن جاتے ہو جیسے رمی جمرات سے پہلے تھے تاکہ تم طواف زیارت کر لو۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ ﷺ يُحَدِّثَانِهِ ذَلِكَ جَمِيعًا عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ لَيْلَتِيَ الَّتِي يَصِيرُ إِلَيَّ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَسَاءَ يَوْمِ النَّحْرِ قَالَتْ فَصَارَ إِلَيَّ قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ آلِ أَبِي أُمَيَّةَ مُتَقَمِّصَيْنِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِوَهْبٍ هَلْ أَفَضْتَ بَعْدُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ انْزِعْ عَنْكَ الْقَمِيصَ قَالَ فَنَزَعَهُ مِنْ رَأْسِهِ وَنَزَعَ صَاحِبُهُ قَمِيصَهُ مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَا وَلِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ رُخِّصَ لَكُمْ إِذَا أَنْتُمْ رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ أَنْ تَحِلُّوا يَعْنِي مِنْ كُلِّ مَا حُرِمْتُمْ مِنْهُ إِلَّا مِنَ النِّسَاءِ إِذَا أَنْتُمْ أَمْسَيْتُمْ قَبْلَ أَنْ تَطُوفُوا بِهَذَا الْبَيْتِ عُدْتُمْ حُرُمًا كَهَيْئَتِكُمْ قَبْلَ أَنْ تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطُوفُوا بِهِ۔[39]

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر جس رات آپ ﷺ نے میرے پاس آنا تھا وہ یوم النحر یعنی دس ذی الحجہ کی رات تھی چنانچہ آپ ﷺ میرے پاس آ گئے اسی دوران میرے یہاں وہب بن زمعہ بھی آ گئے جن کے ساتھ آل ابی امیہ کا ایک اور آدمی بھی تھا اور ان دونوں نے قمیص پہن رکھی تھیں آپ ﷺ نے وہب سے پوچھا کہ اے ابو عبد اللہ کیا تم نے طواف زیارت کر لیا ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ابھی تو نہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا پھر اپنی قمیص اتار دوں چنانچہ ان دونوں نے اپنے سر سے کھینچ کر قمیص اتار دی پھر کہنے لگے یا رسول اللہ اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس دن جب تم جمرات کی رمی کر چکو تو عورتوں کے علاوہ ہر وہ چیز جو تم پر حرام کی گئی تھی حلال ہو جاتی ہے لیکن اگر شام تک تم طواف زیارت نہ کر سکو تو تم اسی طرح محرم بن جاتے ہو جیسے رمی جمرات سے پہلے تھے تاکہ تم طواف زیارت کر لو۔

## قربانی کا بیان

حضرت ام سلمہ سے احادیث مروی ہیں جو ہر اس شخص کو نبی کریم ﷺ کے حکم سے آگاہ فرمارہیں ہیں جو ماہ ذی الحج میں قربانی کا ارادہ رکھتا ہو کہ وہ ماہ ذی الحج کے آغاز سے قبل ہی اپنے بال اور ناخن تراش لے۔ پہلی حدیث میں مروی ہے:

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ ﷺ تَرْفَعُهُ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَعِنْدَهُ أُضْحِيَّةٌ يُرِيدُ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذَنَّ شَعْرًا وَلَا يَقْلِمَنَّ ظُفُرًا۔[40]

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ سے مرفوعاً روایت ہے فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب ماہ ذی الحجہ کا پہلا عشرہ شروع ہو جائے اور اس کے پاس قربانی کا جانور موجود ہو اور وہ اس کی قربانی بھی کرنا چاہتا ہو تو وہ اپنے بالوں کو نہ کٹوائے اور نہ ہی اپنے ناخنوں کو ترشوائے۔

دوسری حدیث میں ہے: عَنْ أُمَّ سَلَمَةَ ﷺ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أَهَلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يُضَحِّيَ۔[41]

ترجمہ: ام المومنین ام سلمہؓ کہتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس قربانی کا جانور ہو اور وہ اسے عید کے روز ذبح کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو جب عید کا چاند نکل آئے تو اپنے بال اور ناخن نہ کترے۔

آپ دس ذی الحج کی فجر کی نماز سے میعلق نبی کریم ﷺ کا صحابہ اکرام کو حکم کے حوالے سے روایت کرتی ہیں:

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تُوَافِيَ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِمَكَّةَ ۔[42]

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ قربانی کے دن دس ذی الحجہ کو فجر کی نماز نبی کریم ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں پڑھیں۔

## حوالہ جات

---


[1] عباسی، تنویر الحق، امیات المومنین، مونال پبلیکیشنز، راولپنڈی، ص337-341

[2] ایضا، ص343-345

[3] سلیمان بن اشعث، ابوداؤد، امام (مؤلف) ابو عمار عمر فاروق (مترجم)، ابوداؤد، اعتقاد پبلشنگ ھاؤس، ج4، ص200

[4] احمد بن حنبل، امام (مؤلف) محمد ظفر اقبال (مترجم)، مسند امام احمد بن حنبل، لاہور، مکتبہ رحمانیہ، ج12، ص36

[5] ایضا، ج12، ص109

[6] محمد بن عیسیٰ، ابو عیسیٰ، امام (مؤلف) علامہ بدیع الزمان (مترجم)، جامع الترمذی، لاھور، نعمانی مکتبہ، 1988، ج2، ص585

[7] ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب (مؤلف) عبد الحکیم خان اختر شاہجانپوری (مترجم)، مشکوۃ شریف، کراچی، سن ندارد، ج1، ص62

[8] محمد بن عیسیٰ، ابو عیسیٰ، امام (مؤلف) علامہ بدیع الزمان (مترجم)، جامع الترمذی، لاھور، نعمانی مکتبہ، 1988، ج1، ص139

[9] بخاری، محمد بن اسماعیل (مؤلف) مولانا محمد داؤد راز (مترجم)، صحیح بخاری، لاھور، مکتبہ رحمانیہ، ج2، ص312

[10] احمد بن حنبل، امام (مؤلف) محمد ظفر اقبال (مترجم)، مسند امام احمد بن حنبل، لاھور، مکتبہ رحمانیہ، ج12، ص41

[11] محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، ج1، ص215

[12] ایضا، ج1، ص219

[13] احمد بن حنبل، امام (مؤلف) محمد ظفر اقبال (مترجم)، مسند امام احمد بن حنبل، ج12، ص32

[14] ایضا، ج12، ص36

[15] ایضا، ج12، ص31

[16] ایضا، ج12، ص36

[17] بخاری، محمد بن اسماعیل (مؤلف) مولانا محمد داؤد راز (مترجم)، صحیح بخاری، لاھور، مکتبہ رحمانیہ، ج7، ص554

[18] ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب (مؤلف) عبد الحکیم خان اختر شاہجانپوری (مترجم)، مشکوۃ شریف، کراچی، سن ندارد، ج1، ص109

[19] احمد بن حنبل، امام (مؤلف) محمد ظفر اقبال (مترجم)، مسند امام احمد بن حنبل، ج12، ص36

[20] بخاری، ج1، ص405

[21] ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب (مؤلف) عبد الحکیم خان اختر شاہجانپوری (مترجم)، مشکوۃ شریف، ج1، ص87

[22] ایضا، ج1، ص73

[23] احمد بن حنبل، امام(مؤلف) محمد ظفر اقبال(مترجم)، مسند امام احمد بن حنبل، ج12، ص67

[24] ایضا، ج12، ص43

[25] ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب(مؤلف)عبد الحکیم خان اختر شاہجاںپوری(مترجم)، مشکوٰۃ شریف، ج1، ص91

[26] ایضا، ج1، ص180

[27] محمد بن عیسیٰ، ابو عیسیٰ، امام(مؤلف) علامہ بدیع الزمان(مترجم)، جامع الترمذی، ج1، ص275

[28] ایضا، ج1، ص283

[29] احمد بن حنبل، امام(مؤلف) محمد ظفر اقبال(مترجم)، مسند امام احمد بن حنبل، ج12، ص77

[30] ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب(مصنف)عبد الحکیم خان اختر شاہجاںپوری(مترجم)، مشکوٰۃ شریف، ج1، ص445

[31] احمد بن حنبل، امام(مؤلف) محمد ظفر اقبال(مترجم)، مسند امام احمد بن حنبل، ج12، ص30

[32] ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب(مؤلف)عبد الحکیم خان اختر شاہجاںپوری(مترجم)، مشکوٰۃ شریف، ج1، ص120

[33] احمد بن حنبل، امام(مؤلف) محمد ظفر اقبال(مترجم)، مسند امام احمد بن حنبل، ج12، ص94

[34] ایضًا، ج12، ص109

[35] ایضا، ج12، ص61

[36] ایضا، ج12، ص42

[37] ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب(مؤلف)عبد الحکیم خان اختر شاہجاںپوری(مترجم)، مشکوٰۃ شریف، ج1، ص222

[38] احمد بن حنبل، امام(مؤلف) محمد ظفر اقبال(مترجم)، مسند امام احمد بن حنبل، ج12، ص42

[39] ایضا، ج12، ص46

[40] مسلم بن الحجاج، امام(مؤلف) وحید الزمان، علامہ(مترجم)، صحیح مسلم، کراچی، دار الاشاعت، ج2، ص169

[41] سلیمان بن اشعث، ابو داؤد، امام(مؤلف) ابو عمار عمر فاروق(مترجم)، ابو داؤد، ج3، ص259

[42] احمد بن حنبل، امام(مؤلف) محمد ظفر اقبال(مترجم)، مسند امام احمد بن حنبل، ج12، ص34